چوں مرگ آید، ڈاکٹر تقی عابدی۔ ناشر اقبال اکادمی پاکستان، چھٹی منزل، ایوان اقبال، ایجرٹن روڈ، لاہور، ۲۰۰۷ء، صفحات ۲۰۶، قیمت۔/۱۵۰ روپے۔

اقبال کی شخصیت اور شاعری کے یوں تو بہت سے پہلو ہیں اور پچھلے تقریباً سو برسوں سے ان پہلوؤں پر بہت کچھ لکھا گیا ہے، لیکن اس کے باوجود بہت سے گوشے ابھی پوشیدہ ہیں۔ ناقدین اور اقبال شناسوں نے ان کی شاعری، خطوط، شخصیت، مزاج، خطبات اور حسِ مزاح سے لے کر ان کی زندگی کے مثبت و منفی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے، حتیٰ کہ معاصر شعرا نے اقبال کی شاعری پر اعتراضات بھی اٹھائے ہیں اور ناقدین نے ان اعتراضات کے مکمل وضاحت کے ساتھ جوابات بھی دیے ہیں لیکن اقبال کی زندگی میں آنے والی بیماریوں اور مرض الموت میں مبتلا ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملنے کی حقیقی داستان بہت کم لوگوں نے رقم کی ہے۔ اس حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کچھ عرصہ قبل اقبال کی بیماریوں اور مرض الموت کی تشخیص کے حوالے سے منظرِ عام پر آنے والی ڈاکٹر سید تقی عابدی کی کتاب چوں مرگ آید اس لحاظ سے ایک منفرد کاوش ہے کہ اس سے پہلے اقبال کی بیماریوں اور ان کی تشخیص اور علاج کے بارے میں کوئی مستند کتاب موجود نہیں تھی۔ تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل اس کتاب میں شاعر کی طویل علالت اور مرض الموت میں مبتلا رہنے کی لحہ بہ لحہ روداد شامل ہے۔

یہ کتاب اقبال کے بیمار ہونے سے لے کر موت تک کے واقعات کی مکمل سرگذشت ہے۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ ایک انتہائی اہم کتاب ہے۔ اگرچہ اقبال شناسوں اور ان کے چاہنے والوں کے لیے کتاب کا مطالعہ بہت سے حقائق جان لینے کے ساتھ ساتھ انتہائی اذیت اور دکھ کا باعث بھی ہے کہ شاعرِ مشرق اپنی زندگی میں کیسی کیسی موذی بیماریوں سے نبرد آزما رہے اور آخر کار موت نے انھیں اپنے دامن میں سمیٹ لیا، لیکن تمام عمر حتیٰ کہ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی اقبال نے اپنے آپ کو مایوس نہیں ہونے دیا اور ایک عزم اور اُمید سے بیماریوں کے خلاف لڑتے رہے اور ان بیماریوں کی شدت کو زائل کرنے کے لیے استقامت سے ڈٹے رہے۔

کتاب میں اقبال کی بیماریوں کے نام، میڈیکل معائنہ، ٹیسٹ اور طبی آلات کا ذکر ہے۔ اقبال کے تیس معالجین کی فہرست بھی شامل ہے۔ اقبال کے مرض کی تشخیص اور علاج میں ہونے والی کوتاہیوں پر مختصر مگر جامع طور پر لکھا گیا ہے۔ اس وقت کے اعتبار سے اقبال کا بہترین علاج کیا گیا لیکن تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہو رہی ہے کہ اقبال کے معالجین نے سختی سے انھیں نہ تو کسی پرہیز پر مجبور کیا اور نہ دواؤں، کشتوں اور برقی کورس کی وجہ سے صحت پر پڑنے والے منفی اثرات کو کنٹرول کر سکے۔ اس سے اگلا باب ''خوراک اور پرہیز'' ہے جہاں اقبال کے خطوط اور مستند حوالوں سے یہ بات منظرِ عام پر آئی ہے کہ شاعرِ مشرق کھانے میں

نفاست پسند اور کم خور ہونے کے باوجود تیز نمک مرچ، ترش، چٹ پٹی، اور مرغن غذاؤں کے شوقین بھی تھے۔ اپنی پسندیدہ چیزیں کھانے کی وجہ سے وہ بعض اوقات نقلی خوراک کو بھی ترک کر دیتے اور ہر طرح کی پرہیز چھوڑ دیتے تھے جس کی وجہ سے بیماریوں سے افاقہ ہونے کے بجائے ان میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

اس کتاب میں اقبال کے زیرِ استعمال رہنے والی دواؤں کے نام بھی شامل ہیں اور دواؤں کے منظرِ عام پر آنے کے بعد ان غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہو گیا ہے جو مختلف موقعوں پر لوگوں نے پھیلا رکھی تھیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہ کتاب مدلل انداز سے اقبال کی ذات پر اُٹھنے والے منفی سوالات کا محاکمہ بھی کرتی ہے۔ کتاب کا وہ حصہ بہت اہم ہے جس میں مصنف نے یہ سوال اُٹھایا ہے کہ کیا اقبال نے بیس سال کم عمر پائی تھی؟ اس بات کی تصدیق کے طور پر انھوں نے اقبال کی موت کی وجوہات اور اسباب بھی بیان کیے ہیں اور اقبال کے، خاندان کے افراد کی عمریں بھی تحریر فرمائی ہیں۔ چند حادثاتی اموات سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو اقبال اپنے قریبی رشتہ داروں میں سب سے کم عمر تھے اور انھوں نے اپنے دوسرے عزیزوں کے مقابلے میں پندرہ سے بیس سال کم عمر پائی۔

یوں تو کتاب کا ایک ایک صفحہ اقبال شناسوں کو پڑھنا چاہیے لیکن ان موضوعات میں سے استقامت اور اُمید، گزارشِ امراض۔ اقبال کے قلم سے اور علامہ اقبال کی آخری رات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ استقامت اور امید کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اقبال کے عقیدے میں نا اُمیدی کفر تھی اور بقول مصنف استقامت و توکل ان کا ایمان تھا۔ ان کی زندگی میں مشکل سے مشکل مواقع بھی آئے جن میں انھوں نے انھی طریقوں سے فتح حاصل کی۔

اسی طرح گزارشِ امراض میں اقبال کے ۲۵۱ خطوط کا ذکر ہے جن میں انھوں نے اپنی بیماریوں کا ذکر کیا۔ بقول مصنف وہ اُردو ادب کے واحد شاعر ہیں جنھوں نے بذریعہ خطوط اپنی بیماریوں کی تفصیل بیان کی ہے۔

ــــ خالد اقبال یاسر

☆☆☆

مقائسہ ارمغانِ حجاز، فارسی، ڈاکٹر بصیرہ عنبرین۔ ناشر: بزمِ اقبال، ۲ کلب روڈ، لاہور، صفحات ۱۹۲، قیمت ۱۵۰/ روپے۔

ارمغانِ حجاز علامہ کا آخری شعری مجموعہ ہے، اس کے دو حصے ہیں اردو اور فارسی۔ زیرِ نظر کتاب فارسی حصے کی تحقیق سے متعلق ہے۔ اس میں اقبال کی قلمی بیاض اور مطبوعہ نسخوں کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے اور متنِ اقبال کی ترمیمات اور متروکات کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کے ایم اے فارسی کا مقالہ ہے۔